محبت کائناتی وسعتوں سے بھی کہیں آگے کی لامحدود وسعت ہے

حقیقت محبت

از افادات

حکیم عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت علامہ ابوالقمر حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی صاحب مدظلہ

کاوش

حافظ محمد قمر الزمان

ادارہ نجم الھدیٰ جامع مسجد عمر رضی اللہ عنہ
جھنگ روڈ فیصل آباد 0300 6661755

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم○ امابعد○ فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم○ بسم اللہ الرحمن الرحیم○ والذین امنوا اشد حبا اللہ○

حقیقت محبت: محبت اور عشق دو ایسے کلمے ہیں جن کا تعلق قال سے زیادہ حال کے ساتھ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا ادراک علم اور کتاب' اقوال اور الفاظ کے بجائے ذوق اور وجدان سے ہوتا ہے۔ حضرت خواجہ یحیٰی معاذ کا قول ہے کہ المحبۃ لا یعبر عنہا مقالۃ محبت ایک کیفیت اور حال کا نام ہے جس کی تعبیر الفاظ سے نہیں کی جا سکتی۔ البتہ محبت اور عشق کے ماخذ ہائے اشتقاق سے ان کے احوال کے بارے میں روشنی حاصل کی جا سکتی ہے۔

لفظ محبت کے مختلف معانی و مفہوم: جہاں تک لفظ محبت کا تعلق ہے علماء لغت و ادب کے علاوہ صوفیاء کرام نے بھی باعتبار اصل مادہ محبت کے متعدد معانی بیان فرمائے ہیں قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں مختلف مادوں میں استعمال ہوا ہے۔ لیکن ہم یہاں اختصار کے پیش نظر اہل تصوف اور اہل لغت کے ہاں مراد لئے جانے والے چند اہم ترین مفاہیم کو زیر بحث لاتے ہوئے۔ تصور محبت پر روشنی ڈالیں گے۔ (مزید تفصیل کے شوق رکھنے والے احباب ہماری دوسری کتاب العشق نار کا مطالعہ فرمائیں)

محبت کا پہلا معنی: عام طور پر کہا جاتا ہے کہ محبت الحب والحبۃ سے ماخوذ ہے عربی زبان میں حبۃ یا حب گندم' جو' خوشبودار پودوں اور پھلوں کے بیج کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید کی متعدد آیات اس معنی کی تصدیق کرتی ہیں۔ مثلاً" ارشاد باری تعالیٰ ہے ان اللہ فالق الحب والنوی بے شک خدا ہی دانے اور گٹھلی کو پھاڑ کر (اس سے ایک تن آور درخت بناتا ہے۔ دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ (۰ اہ خدا میں خرچ ہونے والے مالوں کی) مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اگتی ہیں

اور ہر بال میں (پھر) سو سو دانے ہوں۔ ایک اور صحیح حدیث مبارکہ میں بھی حبۃ
لمعنی بیج استعمال ہوا ہے۔ کما تبنت الحبہ فی حمیل السیل (مفردات
امام راغب ۱۰۵
جیسے گھاس پات کے بیج جو سیلاب کے بہاؤ میں اگ آتے ہیں
بیج جس طرح اپنی نشوونما ارتقاء کے لئے زرخیز زمین کا محتاج ہوتا ہے اور اسے
ایک عرصہ تک اندرون زمین رہنا پڑتا ہے بعینہ محبت کا بھی جہاں باطن انسان کے
ساتھ تعلق ہوتا ہے وہاں اس کے پروان چڑھنے کے لئے چاہنے والے دل درکار
ہوتے ہیں بیج کی طرح جذبہ محبت بھی پھلتا پھولتا ہے۔

محبت دکھاندی' اثر ہولے ہولے
دلاں دے اندر کریندی گھر ہولے ہولے

اس کی نشوونما ہوتی ہے احوال مختلف اس کے راستے میں رکاوٹ نہیں
بن سکتے بایں ہم جس طرح بیجوں کی مختلف قسمیں ہوتی محبت بھی کئی انداز اور
متنوع روپ رکھتی ہے ماحول' سوچ اور فکر کے اعتبار سے جذبہ عشق و محبت کا
استعمال بھی مختلف طریقوں کے ساتھ کیا جاتا ہے محبت کا صحیح اور عزت رہا بیج وہی
ہے۔ جس سے گلزار حیات میں بلند' اخلاق و شرافت' نیکی' اور احسان کے پھول
کھلیں

یوں جہاں میں رہو کہ زمانہ کرے آرزو
ایسی چلن .چلو کہ دنیا دے مثال
عشرت کے آسمان پہ چاند بن کر چمکو
جس باغ میں بھی جاؤ پھول بن کر مہکو

یہ حقیقت ہے کہ کسی درخت یا پھل کا بیج ہی اس کی اصل ہوتا ہے اور پودے کا
مغز بھی۔ یہی بیج دراصل اس پودے سے حاصل ہونے والا دانا ہے جو بیج کی
صورت میں پودے کی اصل بن جاتا ہے۔ یہ پودا اپنی ننھی سی کونپل سے بڑھ کر

اگر ایک تناور درخت بھی بن جائے اس پر پھل پھول لگ جائیں۔ الغرض اس کی شاخیں پتے اور اس درخت سے جو چیز بھی حاصل ہوتی ہے وہ اس بیج کے دانے سے نکلتا ہے اس سے بھی دلچسپ حقیقت یہ ہے کہ اس درخت کا جس طرح آغاز یعنی پیدائش اس بیج سے ہوتی ہے اور اس درخت کے پھل جب پکتے ہیں تو کھانے کے بعد آخر میں بھی بچنے والا وہ بیج ہی ہوتا ہے جس سے اس کی ابتداء ہوئی تھی گویا اس درخت کی ابتداء و انتہا بھی وہی بیج بنا۔ اس لئے ہم بجا طور پر کہہ سکتے ہیں کہ بیج ہی درخت کا سارا کچھ ہوتا ہے

محبت کی سب سے پہلی بات: لفظ محبت کا مادہ اشتقاق اگر حبۃ یا حبہ مانا جائے حبۃ کے اس لغوی مفہوم کے اعتبار سے محبت انسانی سیرت و کردار کے پورے درخت کی اصل قرار پائی ہے جس طرح بیج پودے کا مغز اور نچوڑ ہوتا ہے اسی طرح محبت کو بھی اسی لئے محبت کہتے ہیں کہ وہ بھی پوری حیات انسانی میں سب سے موثر شے ہے انسانی زندگی کے ساتھ محبت کا ایسا گہرا تعلق ہے کہ

اے دوست ہم نے ترک تعلق کے باوجود
محسوس کی ہے تیری ضرورت کبھی کبھی

انسان کے ہر عمل اور اس کی سیرت و کردار کے ہر گوشے میں محبت کا جذبہ کار فرما ہوتا ہے انسانی سیرت و کردار کا پودا جو بعد میں تناور درخت بن کر مخلوق خدا کو اپنی فیض رسانی کے پھل فراہم کرتا ہے از ابتداء تا انتہا اسی محبت سے تشکیل پا رہا ہوتا ہے حیات انسانی میں اس کے شجر کردار پر حسن سیرت کے شیریں پھل لگیں یا مروت و احسان کے خوشنما پتے' اخوت و بھائی چارے کی پر بہار شاخیں ہوں یا تقویٰ و پرہیز گاری کے پر مہک پھول سب میں محبت کے بیج کی اثر آفرینی اور دل ربائی ہوتی ہے انسانی جسم میں محبت کا یہ بیج دل کی زمین پر پھوٹتا ہے اور حدیث صحیح کے مطابق دل چونکہ پورے جسم کا مرکز ہے اس لئے اس مرکز میں پلنے والا محبت کا ہر پودا پورے انسان احساسات و جذبات پر فوقیت رکھتا ہے

اور انسانی سیرت و کردار کے سارے درخت میں اول سے آخر تک اس کا رنگ نمایاں طور پر نظر آتا ہے
محبت کا معنی بیان کرتے ہوئے امام ابو قاسم القشیری جو متقدمین متصوفین میں سے ہیں نے بھی اس حقیقت کی تصدیق فرمائی ہے وہ فرماتے ہیں یہ لفظ (محبت) حبۃ سے ماخوذ ہے جس کے معنی جنگلی بیج کے ہیں چنانچہ جس طرح بیج نباتات کا مغز ہے اسی طرح محبت زندگی کا مغز ہے اس لئے اس کا نام حب رکھا گیا ہے۔

محبت کا دوسرا معنی: مذکورہ بالا معنی کی بنا پر حب و حبۃ کی جمع حبب کا معنی دانتوں کی برابر قطار کا کیا جاتا ہے اور حبب الانسان کا محاورہ استعمال ہوتا ہے جس کے معنی دانتوں کی ہمواری اور موزونیت ہے اس طرح شکل و صورت میں مشابہت کی بنا پر پانی کے بلبلوں کو بھی حبب الماء کہا جاتا ہے۔
اور پانی کے بلبلے چونکہ تیز بارش یا آبشار کا پانی گرتے وقت جوش سے بنتے ہیں یا پھر پانی کو آگ پر رکھا جائے تو تپش کی شدت سے بھی بلبلے بنتے ہیں اس لئے محبت کو بھی حبب الماء سے مشتق سمجھ لیا جاتا ہے کیونکہ محبت بھی محبوب کے فراق میں تڑپنے اور مضطر رہنے کو

یہ جدائی ایسی چیز ہے جس کا نام ہے تڑپنا
انھیں خط میں لکھا تھا کہ دل مضطرب ہے
تو جواب انکا آیا محبت نہ کرتے
تمہیں دل لگانے کو کس نے کہا تھا
بہل جائے گا بہلتے بہلتے

اور جس طرح پانی پر اٹھنے والے بلبلے پانی کے جوش کو ظاہر کرتے ہیں اسی طرح جب کوئی دل کسی طرف جھکاؤ اور میلان پیدا کرلے اور اس کو ملنے اور دیکھنے کی رغبت اور شوق اختیار کرے اور بلاآخر جب یہ اشتیاق جوش مارنے لگے

تو دل کے اس جوش کی کیفیت کو محبت کا نام دیا جاتا ہے چنانچہ آگ کے بھڑکنے کو بھی عربی میں حبجبہ النار کہا جاتا ہے اس لئے جب کسی کے دل میں محبت کے ہجرو فراق اور جدائی کے الاؤ دھک رہے ہوں تو اس حالت کو بھی محبت کہا جاتا ہے۔ سلطان العارفین فرماتے ہیں

اندر ہو تے باہر ہو وت باہو کتھے لبھیندا ہو
ہو دا داغ محبت والا ہر دم پیا سڑیندا ہو
شاید اسی کا نام محبت ہے شیفتہ
اک آگ سی ہے سینے کے اندر لگی ہوئی
عشق دی بھاہ ہڈاں دا بالن عاشق بہہ سیندے ہو
گھت کے جان جگر وچ آرا ویکھ کباب تلیندے ہو
عشق ماہی دے لایاں آ گئیں اس ہاں لگیاں کون بجھاوے ہو
میں کی جاناں ذات عشق دی کھیے بھڑا در در جا جھکاوے ہو

(تفصیل ہماری دوسری تصنیف "حقیقت عشق" میں ملاحظہ فرمائیں)

اس معنی سے بھی صاف ظاہر ہوا کہ محبت خالصتاً دل کی کیفیت ہے اس لئے کہ اگر محبوب کے دیکھنے اس سے ملنے اور اس کی قربت حاصل کرنے کے لئے دل میں اشتیاق پیدا نہ ہو اور جذبات پر خوشی نہ ہو تو اس کیفیت کو جو چاہیں کہہ لیں۔ محبت نہیں کہا جاسکتا

اس معنی کی تصدیق حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ نے کشف المحجوب میں فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں

بعض لوگ کہتے ہیں محبت مشتق ہے حبب الماء (پانی کا بلبلہ) سے کہ شدید بارش کے۔ جوش میں نمودار ہوتا ہے محبت کا نام حب کر دیا کیونکہ وہ بھی دل کا جوش ہوتا ہے دوست اشتیاق دید میں اہل محبت کا دل ہمیشہ شوق دید میں بے قرار و مضطرب رہا ہے جسم روح کے لئے بے قرار ہوتا ہے اور اس کا قیام ہے روح پر

منحصر ہے اسی طرح دل محبت پر قائم ہے اور محبت کا قیام محبوب کے دیدار اور ملاقات پر موقوف ہے۔

اس طرح امام ابو القاسم قشیری نے رسالہ قشیریہ میں فرمایا بعض کہتے ہیں کہ بارش کے وقت جو بلبلے اٹھتے ہیں انہیں حباب الماء کہا جاتا ہے اس بنا پر محبوب کی ملاقات کے جوش اور پیاس کے بھڑکنے کا نام محبت ہے غالب گمان ہے کہ۔ "حباب لفظ جس کا مطلب" بلبلہ' ہے محبت میں فائیت کا معنی لیا جاسکتا ہے (زمان)

محبت کا تیسرا معنی: لفظ محبت۔ چاہنے یا ترجیح دینے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اور کبھی کبھار اس کلمہ کا اطلاق ارادہ پر بھی ہوتا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے۔

یاایھاالذین امنو الاتتخذواابا، کم واخوانکم اولیاان استحبو الکفرعلی الایمان اے اہل ایمان!! اپنے ان والدین اور بھائیوں کو قریبی نہ سمجھو جو کفر کو ایمان پر ترجیح دیتے ہیں۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

فیہ رجال یحبون ان یطھروا۔ ان میں ایسے مرد ہیں انکا ارادہ پاکی ہے۔

تو گویا معلوم ہوا کہ ارادہ رکھنااور ترجیح دینا محبت ہے

ارادہ تھا ترک محبت کا لیکن فریب تبسم میں پھر آگئے ہیں
ابھی کھا کے ٹھوکر سنبھلنے نہ پائے تھے۔ کہ پھر کھائی ٹھوکر سنبھلتے سنبھلتے

البتہ یہ یاد رہے کہ محبت ہر قسم میں ارادہ ہوتا ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر ارادہ محبت ہو بعض بزرگوں نے تحریر فرمایا ہے کہ جب محبت چھوٹوں کی طرف ہو تو پسند اور چاہنے کا مطلب رکھتی ہے۔ اور اگر نسبت بڑوں کی طرف ہو تو معنی انعام واکرام ہوتا ہے

محبت کا چوتھا معنی: محبت کا یہ معنی مفہوم مذکورہ بالا تینوں مفاہیم سے منفرد اور عجیب تر ہے اس معنی کے مطابق کسی کے ثابت قدم رہنے اور کسی حالت پر مصر ہو جانے کے لئے بولا جاتا ہے جس طرح اونٹ جب کسی جگہ اتنا جم کر بیٹھ جائے کہ سو بار کوشش کرنے سے بھی وہاں سے نہ اٹھے بلکہ بدستور اسی جگہ ڈٹا رہے عربی محاورے میں اس کی اس حالت کو احب البعیر کہا جاتا ہے لہذا اسی محاورے کی مناسبت سے اگر محبت کو حب البعیر اور چاہت کسی کے دل میں اتنی شدت سے جم جائے اور جڑیں پکڑ لے کہ محبت کو اگر خطرات کا مقابلہ کیوں نہ کرنا پڑے وہ برابر اسی محبت محبت میں محو و مستغرق رہے اس کی اپنی مطلوبہ شے کے لیے اس استقامت کو محبت سے تعبیر کیا جائے گا۔

کہا جاتا ہے کہ جب اونٹ جم جائے۔ مست ہو جائے یعنی اونٹ کو جب محبت ہو جاتی ہے تو چالیس دن تک وہ گھاس وغیرہ کچھ نہیں کھاتا اور اس پر پہلے سے دو گنا بوجھ لاد دیا جائے تو وہ بھی اٹھا لیتا ہے۔ کیونکہ اس کا دل اپنے محبوب کی یاد میں تڑپتا ہے نہ کہ چارے کی خواہش میں۔ بہر حال محبت کے اس معنی کی عملی مثال انبیاء علیہ السلام کی پاکیزہ زندگیاں ہیں جنہیں اللہ کی محبت کی وجہ سے بھوکا پیاسا رکھا گیا۔ آگ میں پھینکا گیا۔ سروں پر آرے چلتے رہے کسی کو اپنا وطن اور اپنا خاندان چھوڑ کر رخت سفر باندھنا پڑا کسی کو سالہا سال بیماری کی حالت میں کیڑوں کی خوراک بننا پڑا اور کسی کو اپنے عزیز بیٹے کی قربانی دینے کو کہا گیا مگر ہر ایک اپنے دعوی مستقل مزاج اور کامیاب رہا اس سے آگے بڑھیں تو ہمیں حضور امام الانبیاء ﷺ کی حیات مقدسہ میں ایک عاشق صادق اور سچے محب کی اعلی مثال نظر آتی ہے جنہوں نے اپنے محبوب حقیقی کی محبت میں ہر وہ قربان دی جو دیگر انبیاء کو اپنے اپنے دور میں دینا پڑیں دنیائے محبت میں قربانیوں کا یہ سلسلہ پیہم رواں دواں رہا تا آنکہ شمع رسالت کے پروانوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اور عشق کے باب میں ناقابل فراموش داستانیں رقم کیں تاریخ

محبت صدیق و عمر، عثمان و علی، حسن و حسین، بلال و یاسر۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مجاہانہ استقامت اور صبر و استقلال کے واقعات اپنے دامن میں سمیٹے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی۔

صدق خلیل بھی ہے عشق، صبر حسین بھی ہے عشق
معرکہ وجود میں بدر و حنین بھی ہے عشق

حضور ﷺ سے محبت و رغبت اور اشتیاق دید ان کے دلوں میں اس قدر پختہ ہو گیا تھا کہ اس حبشی غلام سیدنا بلال کو سردار ان قریش تپتی ریت پر لٹاتے، ان کا جسم اطہر ننگا کر کے گھسیٹتے، عشق کی بھٹی میں پلے ہوئے اس جسم پر وہ کوڑے مارتے لوہے کی گرم سلاخیں لگاتی اور اس قدر ایذائیں دیتے آپ بے ہوش ہو جاتے موت حیات کے اس کشمکش میں جب کبھی تھوڑا ہوش آتا تو کفار سمجھتے اب یہ اسلام سے باز آ جائے گا مگر اس حالت میں بھی آپ کی زبان اگر کھلتی تو احد، احد کے کلمات بلند ہوتے اور جب آپ سے کہا جاتا کہ رب محمد کا نام لینا چھوڑ دو۔ تو آپ برابر کلمہ حق بھیجتے اور محبوب کریم ﷺ کی رخ زیبا سے شاد کام ہونے کے لئے دوڑ پڑتے چنانچہ اس طرح کسی یاد کا دل کی گہرائیوں میں اتر جانا اور محبت میں اتنا رسوخ پیدا کر لینا کہ انسان کی جان جاتی ہے تو جاتی رہے

سب کچھ لٹا کے محبت میں اہل دل
پھر بھی خوش ہیں جیسے کہ دولت کونین پا گئے

مگر محبوب کی یاد سے کسی پل غفلت نہ برتے اور تعلق نہ ٹوٹے لہٰذا رسوخ کی اس کیفیت کو بھی اس لیے محبت کہتے ہیں۔

شبلی سے دعویٰ محبت: چند لوگ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے جو ان سے محبت کا دعویٰ کرتے تھے آپ نے انہیں دیکھ کر پتھر مارے تو وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔ اس پر آپ نے انہیں فرمایا تم تو محبت کے دعویدار ہو میری اتنی تکلیف کو بھی برداشت نہ کیا پھر آپ نے فرمایا اہل محبت نے الفت کا جام پیا تو یہ وسیع

زمین اور شہران پہ تنگ ہو گئے انہوں نے اللہ کو ایسے پہچانا جیسے پہچاننے کا حق ہے۔

محبت کا پانچواں معنی:

محبت میں تیری جنت کی صورت بھی نہ دیکھوں گا
میری آنکھیں جہاں ہوں گی وہیں صورت تیری ہوگی

محبت کا ایک مفہوم یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اس کا مادہ حب ہے اور حب اس مٹکے کو بھی کہتے ہیں جو لبالب پانی سے بھرا ہوا ہو اگر اس مٹکے میں مزید پانی ڈالنے کی کوشش کی جائے تو اس میں بھرا ہوا پانی مزید پانی کو مٹکے میں نہیں آنے دیتا بلکہ منہ سے باہر ہی گرا دیتا ہے جب مٹکے کی اس کیفیت کو 'حب' کہتے تو اس معنی کی مناسبت سے اب محبت کا مفہوم یہ ہو گا۔

دل کا مٹکا یا برتن کسی کی یاد سے یوں بھر جائے کہ اس میں مزید کسی اور کی یاد کے دخول کی گنجائش نہ رہے اور کوشش کے باوجود بھی کسی کا خیال دل میں جگہ نہ پکڑ سکے اور دل کا ہر گوشہ محبت کے پانی سے یوں پر ہو کہ اسے مزید کسی چیز کی حاجت نہ رہے بس ہر وقت محبوب کے قرب و وصال کی تڑپ اسے بے چین رکھے

ہم تو محبت میں بھی یکتائی کے قائل ہیں
ایک ہی ہستی کو محبوب بنا رکھا ہے

محبت میں کمال تب پیدا ہو گا جب اغیار سے منہ پھیرا کیا جائے اور صرف محبوب کی غلامی اختیار کی جائے ظہوری نے کیا خوب کہا ہے

شدہ است سینہ ظہوری پر از محبت یار
برائے کینہ اغیار در دلم جانیست

عجیب نکتہ بیان کر گیا۔ وہ کہتا ہے کہ ۔۔۔ جس دل میں محبوب جلوہ آرا ہو اس دل میں اغیار کی محبت تو در کنار ان کی دشمنی بھی جگہ نہیں پا سکتی کہ دشمنی بھی

تعلق کی ایک صورت ہے سبحان اللہ یہ کمال محبت ہے کہ خانہ ء دل میں محبوب کے سوا کوئی نہ ہو۔

نہ راس آئی انہیں فضائے حرم نہ آب و ہوائے جنت
تیرے اسیروں نے تیرے کوچے کو اپنا مسکن بنالیا

بے حجابانہ در آ در کاشانہ ما
کے نیست بجز درد تو در خانہ ما

جب تک محبت میں کمال پیدا نہیں ہوتا زندگی نہیں بنتی

اے کہ تو کہ از نام تو می بارد عشق
ازنامہ و پیغام تو می بارد عشق
عاشق شود انکیے کہ بکویت گزرد
آرے زد روبام تو می بارد عشق

جب سے دیکھا ہے جلوہ تمہارا کوئی آنکھوں میں بجتا نہیں ہے
لاکھ دیکھے ہیں جہاں میں حسن والے کوئی عالم میں تجھ سا نہیں ہے

محبوب حقیقی کی محبت اس وقت ملتی ہے جب دل میں اور کوئی نہ رہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی اور فرمایا کہ اے پیارے عیسیٰ علیہ السلام میں دیکھتا ہوں کہ جب کسی بندے کا دل دنیا و آخرت سے پاک صاف ہو جائے تو اسے اپنی محبت میں بھر دیتا ہوں یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت انسان میں اس وقت تک داخل نہیں ہوتی جب تک بندہ اپنے دل سے دنیا و آخرت کی تمام انعام و اکرام کی حصول کی محبتیں نکال نہ دے اور جب ہر محبت سے دل خالی ہو جائے تو اللہ اپنی محبت اس میں بھر دیتا ہے پھر اس بندے کی نظر نہ دنیا کی کوئی خوشی اور نعمت جچتی ہے اور نہ جنت کی کوئی اور نعمت اس کے لئے باعث کشش ہوتی ہے۔

محبت میں جنت و فراموش کر دینا: یہ کہہ دینا تو بظاہر آسان ہے کہ بندہ دنیا و آخرت کی تمام نعمتوں سے صرف نظر کر کے صرف محبوب کی محبت کے لئے دل کو خالی کر لے لیکن فی الحقیقت فطرت انسانی کے لئے ان نعمتوں سے درگزر کرنا بہت مشکل ہے اور حقیقت یہ ہے

براہیمی نظر پیدا مگر مشکل سے ہوتی ہے
ہوس چھپ چھپ کے سینوں میں بنا لیتی ہے تصویریں

پہلے تو انسان کے لئے دنیوی نعمتوں سے چھٹکارا پانا بڑا مشکل ہے اور بفرض محال اگر کوئی معیار پر پورا اتر بھی آئے تو وہ اخروی نعمتیں کبھی فراموش نہیں پاسکتا اسے وعدہ ہائے حور و قصور رہ رہ کر جنت کے تصورات میں مگن رکھتے ہیں ان حالات میں کسی کو یہ کہنا کہ وہ فقط اللہ کی محبت کے لئے دل کو ہر قسم کی نعمتوں کے حصول کی امید سے پاک کرے کچھ قدرے دشوار نظر آتا ہے لیکن محبت کے سامنے یہ سودا کوئی مہنگا نہیں، محبت کے پیش نظر تو محبوب کی رضا اور خوشنودی ہر نعمت سے بہر حال عزیز ترین متاع ہے۔

مجھے موت دی کہ حیات دی یہ سوال نہیں کہ کیا دیا
تیری نگاہ ناز نے کوئی فیصلہ تو سنا دیا

صوفیاء کے ہاں آخرت کے نعمتوں کے عوض اللہ تعالیٰ کی بندگی کرنا اس سے ڈرنا اس کے اوامر و نواہی پر ایمان لانا اور تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرنا خدا کے ساتھ پاس سودے بازی کے مترادف ہے ایسی بندگی محض تجارت کے سوا کچھ نہیں جس کی بنیاد سود و زیاں کے اندیشے پر رکھی گئی ہو لیکن جنت دوزخ سے قطع نظر ہو کر اگر ان کے خالق و مالک کی رضا پیش نظر ہو تو ہر اخلاص مبنی بر محبت ہو گا۔ عشاق کے نزدیک سب سے بڑی نعمت اپنے محبوب کا دیدار ہوتا ہے جنت کی رنگینیاں اور حور و قصور ان کے ہاں اس نعمت عظمیٰ کے مقابلے میں کچھ حیثیت نہیں رکھتے وہ محبوب کی رضا چاہتے ہیں ان کے لئے جنت وہی ہے جہاں ان کا محبوب راضی

رہے وہ ایسی جنت کو بھی دوزخ سمجھتے ہیں جہاں انہیں اپنے محبوب کی قربت اور دیدار میسر نہ ہو۔ چنانچہ ابو یزید فرماتے ہیں کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں اگر جنت میں انہیں اللہ تعالیٰ اپنے دیدار سے محجوب رکھے گا تو وہ جنت سے اسی طرح بچنے کی فریاد کریں گے جس طرح دوزخی دوزخ سے بچنے کے لئے فریاد کریں گے۔ مٹکے کی اس بھری ہوئی کیفیت سے محبت کا معنی اچھی طرح سمجھ میں آجاتا ہے اس کی تصدیق بھی عشاق کے طرز عمل سے ملتی ہے جو محبوب کے علاوہ کبھی کسی غیر کی محبت میں گرفتار نہیں ہوتا۔ اگر دنیا کی بڑی سے بڑی کشش اور لالچ بھی ان کی راہ میں حائل ہو تو وہ پائے حقارت کی ٹھوکر سے اسے ایک طرف کر کے آگے نکل جاتے ہیں محبت کا یہی معنی رسالہ قشیریہ میں بھی بیان کیا گیا ہے اور محبت کے اس مفہوم سے ایک ملتا جلتا مفہوم حضرت داتا گنج بخش سید علی ہجویری نے بھی بیان فرمایا ہے آپ ؒ ایک مثال کے ذریعے وضاحت فرماتے ہوئے یوں بیان فرماتے ہیں یہ بھی کہتے ہیں کہ لفظ حب (محبت) حبی سے ماخوذ ہے جس کا معنی ایسا گھڑا ہے جس میں پانی بہت ہو پانی نظر کی راہ میں حائل ہو کر آنکھ اس میں دیکھ نہ سکتی ہو اسی طرح جب محبت دل میں جاگزیں ہو کر دل کو لبریز کر دیتی ہے تو اس میں بجز محبوب کی کسی چیز کے لئے جگہ نہیں رہتی۔

میری نظر میں تو ہی تو ہے کوئی دوسرا نہیں ہے
مجھے بس تیرا ہی خیال تھا تیرا روپ تیرا جمال تھا
نہ کبھی نگاہ تھی حور پر، نہ کبھی نظر میں پری رہی

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو اپنی محبت کی خلعت سے سرفراز فرمایا تو وہ محض طاعت حق کے لئے دنیا سے الگ ہو گئے اور سب اہل عالم ان کے سامنے ایک پردہ حائل کی شکل ہو کر رہ گئے آپ اس حائل شدہ پردے سے بیزار تھے اللہ کریم نے ان کے اس حائل اور مقام کو یوں بیان فرمایا فانھم عدولی الا رب العالمین بے شک تمام جہانوں کے پروردگار کے سوا

سب میرے دشمن ہیں اور اس موضوع پر شبلی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محبت کا نام اس لئے محبت ہے کہ وہ دل سے محبوب کے سوا ہر چیز کو مٹا دیتی ہے۔
العشق نار یحرق ماسواء المحبوب

محبت کا چھٹا معنی: بعض کتب میں حب سے مراد وہ چار لکڑیاں ہیں جن پر مٹکا رکھا جاتا ہے اور وہ لکڑیاں ہر حالت میں اس مٹکے کے بوجھ کو برداشت کرتی ہیں اور محبت بھی محبوب کی طرف سے ہر عزت و ذلت کو برداشت کرتی ہے۔ حضرت داتا صاحب اس معنی کی حقیقت اس طرح واضح کرتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ حب دراصل وہ چار چوبہ ہے جس پر پانی کا برتن رکھا جاتا ہے محبت حق کو حب اس لئے کہتے ہیں کہ جو کچھ بھی من اللہ ہو یعنی عزت' راحت' تکلیف' آفت' آسائش' وفا اور جفا سب بطیب خاطر برداشت کرنا ہوتا ہے اور کسی حالت میں بھی کوئی چیز گراں نہیں گزرتی کیونکہ محبت کا مقصد ہی یہ ہے جیسے کہ وہ چار چوبہ جو پانی کے مٹکے کو برداشت کرتا ہے محبت کی تکلیف اور خلعت ہی دوست کا بوجھ اٹھانے کے لئے ہے۔ الغرض بہت سے دیگر معانی و مفاہیم ہیں جو علماء لغت و ادب اور صوفیاء کرام نے باعتبار لغت واضح فرمائے ہیں لیکن ہم نے مندرجہ بالا چھ معانی کو ہی محبت کا مفہوم سمجھانے کے لئے کافی سمجھا ہے محققین نے عشق و محبت کے بارے میں بہت کچھ تحریر فرمایا ہے۔
(اہل ذوق ہماری دوسری کتابوں کی طرف رجوع فرمائیں)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یوں عشق محبوب ﷺ مرا دم ساز ہوا ہے
لگتا ہے کہ اب عمر کا آغاز ہوا ہے

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں

☆	وسیلہ محبوب ﷺ	☆	ادب و تعظیم محبوب ﷺ
☆	گریہ محبوب ﷺ	☆	نور الہدیٰ ﷺ
☆	عشق خیر الوری ﷺ	☆	عجب چیز ہے لذت آشنائی
☆	اطاعت محبوب ﷺ	☆	شمس الضحیٰ ﷺ
☆	شان غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ	☆	صاحب الجود والکرم ﷺ
☆	راحت دو جہاں ﷺ	☆	اسلام میں دل جوئی کا مقام
☆	لفظ ولی کا معنی و مفہوم	☆	اسلام میں دل شکنی جائز نہیں
☆	عقیدت کے پھول	☆	کیا وسیلہ سے مانگنا جائز ہے
☆	آئینہ جمال کبریاء ﷺ	☆	وسیلتنا فی الدارین ﷺ
☆	بنا کے مصور نے توڑا قلم	☆	جب بھی مانگو وسیلے سے مانگو
☆	محبت اور علامات محبت	☆	کون کہتا ہے وسیلہ سے مانگنا جائز نہیں
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد	☆	وبا لوالدین احسانا
☆	عشق است امام من	☆	آنچہ خوباں ہمہ دارند
☆	رحمت دو جہاں ﷺ	☆	اہل ایمان سلام کہتے ہیں؟
☆	پیکر حسن و جمال ﷺ	☆	اسمائے محبوب ﷺ

☆	فضائل رمضان وقرآن مجید	☆	انما المؤمنون اخوه
☆	روزہ کے طبی فوائد	☆	خیر کم من تعلم القرآن وعلمه
☆	فضیلت علم اور صاحب علم	☆	محبت الٰہی کے ثمرات
☆	قرآن مجید ایک نعت مسلسل ہے	☆	نور بشر کی وضاحت
☆	ہر گل، ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور	☆	میرے مرشد لجپال
☆	عظمت مصطفیٰ ﷺ	☆	خطبات زماں (1 تا 12)
☆	امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام	☆	مقالات زماں (1 تا 10)
☆	حقوق مصطفیٰ ﷺ	☆	مقالات عشق رسول ﷺ
☆	ورفعنالك ذكرك	☆	مقالات سیرت محبوب ﷺ
☆	سلطان دو جہاں ﷺ	☆	مقالات صورت محبوب ﷺ
☆	نسبت محبوب ﷺ	☆	محبت کی لازوال داستاں
☆	جان ایماں ﷺ	☆	مساوات محبوب ﷺ
☆	روح ایماں ﷺ	☆	شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات
☆	مسلمانوں کے حقوق		تم سے کیا محبت ہوگئی
☆	افضل الخلق ﷺ		جیسے میرے محبوب ہیں ایسا نہیں کوئی
☆	احسن الخلق ﷺ	☆	کھنچتی ہے کھال کٹتی ہے گردن
☆	اول الخلق ﷺ		عشق ہے تماشہ نہیں ہے
☆	پیکر نور ﷺ	☆	صبر حسین بھی ہے عشق
☆	تذکرہ حسن محبوب ﷺ		صدق خلیل بھی ہے عشق
☆	اسلام میں دوستی کا تصور	☆	دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہے
☆	علم کی فضیلت واہمیت قرآن و	☆	عارفانہ تقریریں

	حدیث کی روشنی میں	☆	پیام محبت
☆	اخلاق سے کام لو گر دل جیتنے ہیں	☆	وہ مصور کیسا ہوگا؟
☆	نظام مصطفیٰ ﷺ ہی میں امن و	☆	اہل دل
	سکون ہے	☆	صحیفہ عشق
☆	جنت کے مالک	☆	عقل و عشق
☆	جہنم کا ایندھن	☆	عشق اور اہل عشق
☆	قلب سلیم	☆	ذوق زماں
☆	آداب محبت	☆	خیال زماں
☆	اسلاف کا جذبہ ایثار	☆	باب عشق
☆	اسلاف کا شوق علم	☆	داستان عشق
☆	اسلاف کا اخلاق	☆	شمع اور پروانے
☆	اسلاف کا عشق	☆	فضائل و مسائل نماز
☆	حقیقت عظمت	☆	نماز کے طبی فوائد
☆	حقیقت عشق (۱ تا ۴)	☆	نماز کے روحانی فوائد
☆	حقیقت انساں	☆	فضائل قرآن مجید
☆	عشق کی باتیں	☆	سوز محبت
☆	دیوان عشق	☆	اعزاز محبت
☆	بخشش کے بہانے	☆	حقیقی محبت
☆	عاشقانہ تقریریں	☆	حلاوت ایمان
☆	عالمانہ تقریریں	☆	حقیقت ایمان
☆	درس محبت	☆	دعوت فکر

☆	بیان عشق و محبت	☆	جنت اور اہل جنت
☆	مدارج عشق و محبت	☆	احترام سادات
☆	کرامات اولیاء	☆	دنیا میں جنت
☆	محبت و محبوبیت		میری پسند
☆	ماں کی عظمت	☆	روحانی حکایات
☆	محبت کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے	☆	،گلدستہ حکایات
☆	علماء کا شرعی مقام اور معاشرتی حیثیت	☆	لو میرج کی شرعی حیثیت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور عشق	☆	صوفیاء اور عشق
☆	علماء اور عشق	☆	شعراء اور عشق
☆	خواص اور عشق	☆	عوام اور عشق
☆	حلاوت ایمان	☆	سلطان دو جہاں ﷺ
☆	اعزازِ محبت	☆	مدارِجِ اہل علم
☆	عشق حقیقی و مجازی	☆	راہ رسمِ عشق و محبت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معیارِ ادب و محبت	☆	حسین محبوب ﷺ کا حسین تذکرہ
☆	تاجدار عشق	☆	زلفوں کے اسیر
☆	تجھ سا حسین کوئی نہیں	☆	جان کائنات ﷺ
☆	باعث تسکینِ دل و جان ﷺ	☆	عامل اور عملیات
☆	حُسن ایماں	☆	معجزات انبیاء علیہم السلام
☆	زندگی آمد برائے بندگی	☆	میرے محسن